تمام سنی مدارس اور جامعات المدینہ میں درس نظامی میں بہت ساری کتابیں پڑھائی جاتی ہیں کچھ کتابیں ایسی ہیں جو تمارین اور مشقوں پر مشتمل ہوتی ہیں جن کے حل سے سبق کافی حد تک ذہن میں محفوظ ہوجاتا ہے لیکن بہت ساری ایسی کتابیں بھی ہیں جن میں تمارین اور مشقیں نہیں ہیں اس لیے ارادہ کیاکہ جو کتابیں تمارین سے خالی ہیں ان کے اسباق کو ششماہی اول ودوم میں تقسیم کرکے سوالات اس طرح بنائیں جائیں کہ طلبہ آسانی سے اسباق یاد کرسکیں اور یاد کرنے میں کوئی پریشانی نہ ہواور سوالات اس طرح ہوں کہ پوری کتاب کو محیط ہوں تاکہ کتاب کا نقصان نہ ہواس سلسلے کی ایک کڑی درجہ سادسہ میں پڑھائی جانے والی علم کلام کی بہت مشہور کتاب **شرح عقائد** سے سالانہ میں متعیّنہ اسباق کے سوالات پیش خدمت ہیں ان کے ذریعہ اسباق کو کم وقت میں یاد کرسکتے ہیں اور درس گاہ میں سن بھی سکتے ہیں۔

محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری، بریلی شریف یوپی۔
خادم التدریس جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگ پور
Mob no:Whatsapp :.+918057889427

شرح عقائد
درجہ سادسہ ششماھی ثانی
صفت ارادہ

سوال:(۱)۔کیاارادہ اللہ تعالی کی صفت ازلی قدیم اور قائم بالذات ہے ؟

سوال:(۲)۔گزشتہ اسباق میں ارادہ کا بیان گزر چکا ہے توپھر دوبارہ ارادہ کا ذکر کیوں فرمایا؟

سوال:(۳)۔علم ،قدرت اور ارادہ میں تمام اشیاء کو احاطہ کے اعتبار سے کیا فرق ہے ؟

سوال:(۴)۔معتزلہ، نجاریہ اور کرامیہ کا اللہ تعالی کی صفت ارادہ کے متعلق کیا نظریہ ہے ؟

سوال:(۵)۔اللہ تعالی کی صفت ارادہ کے متعلق جمہور اہل سنت کا کیا موقف ہے دلائل سے اس طرح ثابت کریں مخالفین کا رد بھی ہوجائے ؟

صفت رویت باری تعالی

سوال:(۱)۔جمہور علماے اہل سنت اور معتزلہ کے درمیان رویت باری تعالی کے متعلق کیا اختلاف ہے ؟

سوال:(۲)۔کیا دنیا میں رویت باری تعالی عقلاً ممکن ہے ؟

سوال:(۳)۔جنھوں نے دلیل عقلی کے ذریعہ رویت باری تعالی کو ثابت کیا وہ کون ہیں ؟اور دلیل سمعی یعنی نقلی کے ذریعہ ثابت کرنے والے کون ہیں ؟

سوال:(۴)۔دلیل عقلی کے ذریعہ رویت باری تعالی کو اپنی کتاب کی روشنی میں بیان کریں ؟

سوال:(۵)۔بندوں اور باری تعالی کے درمیان رویت کا حکم مشترک ہے اور اس حکم مشترک کے لیے کون سی علت ہے جو ان کو جامع ہے ؟

سوال:(۶)۔حکم مشترک کی علت صرف وجود ہی کیوں ہے حدوث یا امکان کیوں نہیں ہوسکتا ہے ؟

سوال:(۷)۔حدوث اور امکان کی تعریف بیان کریں ؟

سوال:(۸)۔جب رویت کی علت وجود ہے تو اللہ تعالی کی رویت کیسے ہوگی کیا ممکن کے لیے جو شرائط ہیں وہی ہوں گے یا ان کے علاوہ کوئی اور ہوں گے ؟

سوال:(۹)۔آپ نے کہاکہ اللہ تعالی کا وجود ہے اس لیے رویت ممکن ہے تو اب سوال یہ ہے کہ آوازیں، مزے، خوشبو وغیرہ یہ سب موجود ہیں پھر بھی انہیں دیکھا نہیں جاسکتا جب انہیں موجود ہونے کے باوجود نہیں دیکھا جاسکتا تو اللہ تعالی کو بھی نہیں دیکھا جاسکتا اس لیے رویت باری تعالی ممکن نہیں ؟

سوال:(۱۰)۔آپ نے کہا کہ صحت کی رویت علت وجود ہے اور وجود واجب اور غیر واجب میں مشترک ہے لہذا واجب تعالی کی رویت صحیح ہے،اب اعتراض یہ ہے کہ صحت رویت تو علت کی مقتضی نہیں کیوں کہ صحت رویت تو عدمی ہے اور عدمی کی کوئی علت نہیں ہوتی تو جب صحت رویت کی کوئی علت نہیں ہوتی تو پھر رویت باری تعالی کیسے صحیح ہوگی؟

سوال:(۱۱)۔دلیل سمعی کے ذریعہ رویت باری کے ممکن ہونے پر دلیل کے ذریعہ ثابت کریں؟

سوال:(۱۲)۔آیت کریمہ رِبِّ اَرِنِي اَنْظُر اَلَيْكَ میں جو رویت موسی علیہ السلام کی جانب منسوب ہے وہ خود اپنے لیے طلب نہیں کی تھی بلکہ اپنی قوم کے لیے تھی جو انہوں نے کہا تھا"لَنْ نُومِنَ لَكَ حَتيّٰ نَرَي اللہَ جَھْرَۃً"(یعنی ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ اللہ کو علانیہ دیکھ لیں)تو موسی علیہ السلام نے اس لیے رویت کا مطالبہ کیا تاکہ وہ جان لیں رویت باری تعالی ممتنع ہے جیسے میں جانتا ہوں تم بھی جان لو لہذا معلوم ہوا رویت باری تعالی ممتنع ہے؟

سوال:(۱۳)۔اللہ تعالی نے رویت کو استقرار جبل پر معلق کیا اور حرکت کے وقت استقرار جبل محال ہے کہ حرکت بھی ہو اور سکون بھی ہو اور جو محال یعنی استقرا جبل سکون حرکت کے وقت پر معلق ہو وہ خود محال ہوتا ہے لہذا استقرار جبل پر رویت باری معلق کرنا محال ہے لہذا رویت نہیں ہو سکتی؟

سوال:(۱۴)۔دلیل سمعی یعنی قرآن وحدیث کی روشنی میں رویت باری تعالی کو ثابت کریں؟

سوال:(۱۵)۔اللہ تعالی کی رویت کیسے ہو سکتی ہے کیوں کہ رویت کے لیے ضروری ہے جس کو دیکھا جائے وہ کسی مکان،جہت اور دیکھنے والے کے سامنے ہو اور ان کے درمیان متوسط مسافت پائی جائے نہ تو زیادہ مسافت ہو اور نہ زیادہ قرب ہو اور مرئی کے ساتھ دیکھنے والے کی نظر کا اتصال ہو اور یہ ساری چیزیں اللہ تعالی کے حق میں محال ہیں لہذا رویت باری تعالی نہیں ہو سکتی؟

سوال:(۱۶)۔کسی نے دوسرے طریقے پر رویت کے ثبوت پر دلیل دی ہے کہ رویت باری کے لیے کوئی شرط نہیں ہے جس طرح وہ ہمیں بغیر شرائط کے دیکھتا ہے اسی طرح ہم بھی دیکھ سکتے ہیں کیا یہ جواب درست ہے اگر نہیں تو کیوں؟

سوال:(۱۷)۔اگر رویت باری تعالی ممکن ہے اور حواس بھی درست ہوں،تمام شرائط بھی پائیں جائیں تو اب تو رویت ہونا چاہیے تھا حالانکہ رویت نہیں ہوتی،ورنہ حواس بھی صحیح ہوں اور ہمارے سامنے بالفرض کوئی بلند پہاڑ ہو پھر بھی کہیں کہ نہیں دیکھتے یہ تو بے وقوفی ہوگی؟

سوال:(۱۸)۔معتزلہ کی قوی دلیل سمعی رویت کے نہ ہونے پر اللہ تعالی کا ارشاد"لَا تُدْرِكُهُ الابصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الابَصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ" آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر پاتی ہیں اور وہ ادراک کرتا ہے اور وہ لطیف خبر دار ہے اور وجہ استدلال یہ ہے کہ اَلابْصَارُ میں الف لام برائے استغراق ہے کیوں کہ قاعدہ ہے کہ معرف باللام استغراق کا فائدہ دیتا ہے اب مطلب یہ ہوگا کہ ذات باری تعالی کی رویت کوئی آنکھ نہیں کر سکتی نہ مسلمان دیکھ سکتا ہے اور نہ کافر۔

سوال:(۱۹)۔وہ آیتیں جو رویت کے سوال میں وارد ہیں ان کے جواب میں کہیں جلانے کا واقعہ ہے کہیں متکبر کا مفہوم ہے جب بھی رویت کا سوال ہوا تو عظیم سزائیں ملی ہیں لہذا رویت باری تعالی ممکن نہیں ہے؟

اللہ تعالی بندوں کے افعال کا خالق ومالک ہے

سوال:(۱)۔کیا اللہ تعالی بندوں کے افعال کا خالق ومالک ہے معتزلہ اور اہل حق کا اختلاف کیا ہے؟

سوال:(۲)۔شروع دور میں معتزلہ بندے کے لیے کن الفاظ کا استعمال کرتے تھے؟

سوال:(۳)۔اہل حق کی پہلی دلیل اللہ تعالی کے بندوں کے افعال کا خالق ومالک ہونے پر کیا ہے؟

سوال:(۴)۔بندہ اپنے تمام افعال کی تفصیل بے توجہی اور غفلت کی وجہ سے بیان نہیں کر پاتا ہے لیکن جب غفلت ختم ہو جائے تب بیان کر سکتا ہے کیا یہ بات درست ہے؟

سوال:(۵)۔اللہ تعالی کے خالق ومالک ہونے پر دوسری نقلی دلیل پیش کریں؟

سوال:(۶)۔ہمارے اور معتزلہ کے درمیان معنی مصدری میں اختلاف ہے یا مصدری معنی سے جو حاصل ہے اس میں اختلاف ہے ؟

سوال:(۷)۔ومَا تَعْمَلُوْنَ میں ماکو مصدر یہ ماننے کی صورت میں ہی خالق ہونا ثابت ہوگا یا موصولہ ماننے کی صورت میں بھی ہوگا اور شارح کا کیا موقف ہے ؟

سوال:(۸)۔واللہ خالقُ کُلِّ شَيْءٍ اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے تو کیا واجب اور ممکن دونوں کو پیدا کرنے والا ہے کیوں کہ شی دونوں کو شامل ہے ؟

سوال:(۹)۔اگر اللہ تعالی صرف ممکن کو پیدا کرنے والا ہے تو آپ نے عام لفظ شیٔ بول کر خاص معنی صرف ممکن کو پیدا کرنے والا کیسے مراد لیا جبکہ یہ ممکن اور واجب دونوں کو شامل ہے ؟

سوال:(۱۰)۔اَفَمَنْ یَخْلُقُ کَمَنْ لَا یَخْلُقُ اس آیت سے کس چیز کا ثبوت ہوتا ہے ؟

سوال:(۱۰)۔تو کیا معتزلہ کو بھی کافر کہا جائے جیسا کہ مشرکین اور مجوس کو کہا جاتا ہے کیوں کہ مجوسی دو خدا مانتے ہیں خیر کا خالق اللہ کو اور شر کا خالق اھرمن کو مانتے ہیں،اور مشرکین بتوں کو بھی شریک مانتے ہیں ؟

سوال:(۱۱)۔ماوراء النہر کے مشائخ کا معتزلہ کے متعلق کیا موقف ہے ؟

سوال:(۱۲)۔معتزلہ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے مثلا ماشی بھی حرکت کرتا ہے اور مرتعش (جس کے بدن پر رعشہ ہو) بھی حرکت کرتا ہے اور ان دونوں حرکتوں کے درمیان بڑا فرق ہے پہلی حرکت اختیاری ہے اور دوسری حرکت غیر اختیاری ہے جو بالاتفاق مخلوق ہے اور اول حرکت کا خالق خود بندہ ہے اگر دونوں حرکتوں کا خالق ذات باری تعالی ہے تو دونوں حرکتوں میں فرق کیوں ہے ؟

سوال:(۱۳)۔اگر اللہ تعالی بندوں کے افعال کا خالق ومالک ہو تو اسے بھی قاعد، قائم آکل شارب وغیرہ ہونا چاہیے حالانکہ ایسا نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ بندہ بھی خالق ہے ؟

سوال:(۱۴)آیت کریمہ فَتَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اللہ بلند ہے سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دوسرے بھی پیدا کرنے والے ہیں،نیز واذ تَخْلُقُ مِنَ الطِیْنِ کَھَیْئَةِ الطَّیْرِ اس آیت کریمہ میں تخلیق کی نسبت حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بھی خالق ہے ؟

سوال:(۱۵)۔

بندوں کے تمام افعال اللہ تعالی کے ارادے اور مشیت سے ہیں

سوال(۱)۔کیا بندوں کے تمام افعال اللہ تعالی کے ارادے،مشیت اور حکم کے تحت ہیں ؟

سوال:(۲)۔اگر بندوں کے تمام افعال اللہ تعالی ارادے اس کی قضا کے تحت ہیں تو کافر کا کفر بھی قضا الہی کے تحت ہوگا اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے رضا بالقضا واجب ہے اور ضروری ہے تو بندے پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ کفر پر راضی بھی ہو حالانکہ یہ بات درست نہیں کیوں کہ کفر پر راضی کہنا کفر ہے تو یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ تمام افعال عباد قضا الہی کے مطابق ہیں ؟

سوال:(۳)۔جب بندوں کے تمام افعال کا خالق ذات باری تعالی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ افعال مخلوق قضا الہی اور تقدیر الہی کے ماتحت ہیں تو پھر کافر کفر پر اور فاسق فسق پر مجبور ہے کیوں کہ اس کا فیصلہ اوت تقدیر بدل نہیں سکتی تو یہ کافر رہنے پر اور فاسق رہنے پر مجبور ہے لہذا ان دونوں کو ایمان اور طاعت کا مکلف بنانا تکلیف مالا یطاق ہے حالانکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔

سوال:(۴)۔اللہ تعالی صرف خیر کا ارادہ کرتا ہے اور شر کا ارادہ نہیں کرتا ہے کیوں قبیح کا ارادہ قبیح ہے جیسا کہ اس کا پیدا کرنا قبیح ہے ؟

سوال:(۵)عمرو بن عبید کا مجوسی کے ساتھ واقعہ بیان کریں اور اس سے کس چیز کا ثبوت ہوتا ہے ؟

سوال:(۶)۔قاضی عبد الجبار ہمدانی اور استاذ اسحاق اسفرائنی کے واقعہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں ؟

سوال:(۷)۔جبریہ کہتے ہیں کہ امر ارادہ کو مستلزم ہے اور نہی عدم ارادہ کو تو کافر کا ایمان مراد الہی اور کفر غیر مراد ہے ؟

سوال:(۸)۔بندوں کے افعال ان کے اختیار سے ہیں یا وہ جمادات کی طرح ہیں کہ ان کے قصدوارادہ کو دخل نہیں معتزلہ اور اہل سنت کا اس میں کیا اختلاف ہے نیز دلائل سے رد کریں ؟

سوال:(۹)۔آپ نے کہا کہ فعل کی اسناد بندے کی طرف ہوتی ہے جیسے صلیٰ کتب وغیرہ اب سوال یہ ہے کہ فعل کی اسناد ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بندے کی قدرت اور اختیار کو اس میں دخل ہے جیسے طَالَ الْغُلَامُ اَسْوَدَّ لَوْنُہٗ ان مثالوں میں فعل کی اسناد بندے کی طرف ہے لیکن پھر بھی بندے کے قدرت واختیار کو دخل نہیں ہے ؟

سوال:(۱۰)۔ماقبل میں آپ نے کہا کہ اللہ کے علم اور ارادہ میں تعمیم ہے آپ کی اس تعمیم سے جبر لازم آتا ہے کیوں کہ اللہ تعالی کے علم اور ارادے کا تعلق یا تو وجود فعل سے ہوگا یا عدم فعل سے ہوگا اگر وجود فعل سے ہوا تو فعل واجب ہوگیا اور اگر عدم فعل سے ہوا تو فعل ممتنع ہوگیا اور جو چیز واجب یا ممتنع ہوجائے اس کے ساتھ کوئی اختیار نہیں ہوتا کیوں کہ اختیار کہتے ہیں کہ چاہے آپ وہ کام کریں یا نہ کریں تو جب فعل واجب ہوگیا تو یہ نہیں کہ سکتے کہ چاہے آپ نہ کریں اور جب فعل ممتنع ہوگیا تو یہ نہیں کہ سکتے کہ چاہے آپ کرلیں تو جب اختیار نہ رہا تو بندہ مجبور ہوگیا؟

سوال:(۱۱)۔جب بندے کے فعل اختیاری کے وجود یا عدم کے ساتھ اللہ تعالی کے علم اور ارادے کا تعلق ہوچکا ہے تو پھر بندے کا فعل اختیاری یا واجب بن جائے گا یا ممتنع ہوجائے گا اور فعل اختیاری کا واجب یا ممتنع بنا یہ تو اجتماع ضدین ہے اور اختیار کے منافی ہے کیوں کہ اختیار کا مطلب ہے کہ کرنا بھی جائز ہو اور نہ کرنا بھی جائز ہو تو جب فعل اختیاری واجب ہوا تو مطلب ہوگا کہ فعل کرنا واجب اور ضروری بھی ہے اور جائز بھی ہے اسی طرح فعل اختیاری ممتنع ہوا تو مطلب ہوگا کہ فعل اختیاری کا امتناع ضروری ہے اور جائز بھی ہے اور یہ اجتماع ضدین ہے جو کہ اختیار کے منافی ہے ؟

سوال:(۱۲)۔آپ کا معاملہ بھی عجیب ہے ایک طرف تو آپ یہ کہتے ہیں کہ بندہ فاعل مختار ہے یعنی بندہ اپنے قصد واختیار اپنے افعال کو ایجاد کرتا ہے اور دوسری طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ بندے کا افعال کا خالق اور موجد باری تعالی ہے یہ دونوں باتیں باہمی متعارض ہیں ،کیوں کہ آپ کی دوسری بات (بندے کے افعال کا خالق اور موجد باری تعالی ہے)کو لیں تو پھر بندے نے کیا کیا؟اور اگر پہلی بات (بندہ فاعل اختیار ہے)کو لیں تو پھر سوال ہوگا کہ اللہ نے کیا کیا؟اور اگر آپ یہ کہیں کہ دونوں نے مل کر کیا ہوگا تو یہ اور بھی غلط ہوگا کیوں کہ جب اللہ کی قدرت اس کی خلق میں کافی تھی تو قدرت عبد کی کیا ضرورت تھی؟اور اگر خود بندہ فاعل مختار ہے تو پھر قدرت باری تعالی کی کیا ضرورت تھی؟اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ مقدور واحد دو مستقل قدرتوں کے تحت داخل نہیں ہوتا اور آپ کی بات سے یہاں یہی خرابی لازم آرہی ہے کہ مقدور واحد دو مستقل قدرتوں کے تحت داخل ہے جب یہ تمام صورتیں طالب ہوگئیں تو ہمارا مذہب ثابت ہوگیا کہ بندہ مجبور محض ہے سب کچھ اللہ ہی کرنے والا ہے ؟

سوال:(۱۳)۔ آپ نے خلق کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کی ہے اور کسب کی نسبت بندے کی طرف کی ہے آخر خلق اور کسب میں فرق کیا ہے ؟

سوال:(۱۴)۔آپ نے بندے کو کاسب مان کر اسے ذات باری تعالی کے ساتھ اس طرح شریک کردیا کہ فعل عبد کو بندے اور ذات باری تعالی دونوں کا مقدور قرار دیا اگرچہ دونوں کی جہات مختلف ہیں لیکن پھر بھی ایک قسم کی شرکت ہے جب معتزلہ نے بندے کو اپنے افعال کا خالق کہا تو اب تو آپ نے ان کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ذات باری تعالی کی صفت خالقیت میں شرکت ہے جو کہ شرک ہے پس جو اعتراض تم نے معتزلہ پر کیا تھا کہ انہوں نے بندہ کو ذات باری تعالی کے ساتھ خلق میں شریک کیا ہے یہی شرکت والا اعتراض تو تم پر بھی وارد ہوتا ہے کیوں کہ تم نے بھی مقدورِ واحد کو ذاتِ باری تعالی اور بندے کی قدرت کے تحت داخل مانا ہے ور بندے کو قدرت میں ذات باری تعالی کے ساھت شریک کردیا؟

(۱۵)۔جب ذات باری تعالی خالق ہے اور بندہ کاسب ہے اور فعل عبد ذات باری تعالی اور انسان کی قدرتوں کے تحت مختلف جہات سے داخل ہوگیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ کسب قبیح کو قبیح قرار دے کر اس کے کاسب کو دنیا میں مذمت اور آخرت میں سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے اور خلق قبیح کو قبیح قرار نہیں دیا گیا حالانکہ کسب کی بنسبت خلق زیادہ قوی ہے۔؟

سوال:(۱۶)۔جب جملہ افعال علم الہی اور ارادہ الہی سے وجود میں آتے ہیں تو چاہیے کہ تمام افعال واعمال پر اللہ تعالی خوش ہو حالانکہ وہ کچھ اعمال سے خوش ہوتا ہے اور کچھ اعمال سے ناراض ہوجاتا ہے ایسا کیوں ؟

سوال:(۱۷)۔ہمیں کیسے پتہ لگا کہ کونسے اعمال اچھے ہیں اور کون سے اعمال برے ہیں ؟

محمد گل ریز رضا مصباحی، مدناپوری، بریلی شریف Mob:Whatsapp:+918057889427

سوال:(۱۸)۔استطاعت مع الفعل کیا ہے اس میں معتزلہ وغیرہ کا کیا اختلاف ہے ؟

سوال:(۱۹)۔جب قدرت حقیقیہ فعل کے مقارن ہوتی ہے تو جو بندہ خیر کو ترک کردے تو وہ مستحق ذم اور عقاب نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ وہ کہ سکتا ہے کہ میرے اندر قدرت بھی نہیں تھی میں فعل خیر کیسے بجالاتا ؟

سوال:(۲۰)۔ہم اس بات کو نہیں مانتے کہ اگر قدرت فعل پر مقدم ہوجائے توفعل کا بغیر قدرت کے پایا جانا لازم آئے گا کیوں کہ ہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ اعراض کی بقا محال ہے بلکہ اعراض کی بقاممکن ہے تو قدرت سابقہ کافعل کے وجود تک باقی رہنا ممکن ہے توفعل بغیر قدرت کے کہاں پایا گیا بلکہ قدرت سابقہ فعل کے وجود تک باقی ہے اس کی جہ سے فعل پایا گیا ہے اور اگر ہم یہ بھی تسلیم کرلیں کہ اعراض کی بقا محال ہے تو تجدد امثال میں کوئی نزاع نہیں ہے لہذا تجدد امثال کی وجہ سے قدرت سابقہ موجود ہے توجب تجدد امثال کی وجہ سے قدرت سابقہ موجود ہے توفعل کا وقوع بغیر قدرت کے نہیں رہالہذا آپ کی بات درست نہیں ہے کہ اگر قدرت کو درست مان لیا جائے توفعل کا وقوع بغیر قدرت کے ہوجائے گا ؟

سوال:(۲۱)۔صاحب کفایہ نے جو معتزلہ کے اعتراض کا جواب دیا ہے اس پر شارح نے کیا نظر فرمائی ہے بیان فرمائیں ؟

سوال:(۲۲)۔امام رازی نے اشاعرہ اور معتزلہ کے اقوال میں کس طرح مطابقت دی ہے ؟

سوال:(۲۳)۔اے اہل سنت !آپ جب قدرت کوفعل کے مقارن مانتے ہیں تو اس سے تکلیف مالایطاق لازم آتی ہے جو کہ قرآنی اصولوں کے خلاف ہے فرمان باری تعالی ہے: لَا یُکَلِّفُ اللہُ نَفْسا اِلَّا وُسْعَھَا مثلًا کافر ایمان سے پہلے حالت کفر میں ایمان کا مکلف ہوتا ہے حالانکہ آپ کے قول کے مطابق ایمان سے پہلے اس کو ایمان کی قدرت حاصل نہیں ہوتی ہے اسی طرح نماز کا وقت داخل ہوتے ہی بندہ نماز کا مکلف ہوجاتا ہے حالانہ نماز کی ادائیگی سے پہلے اسے نماز کی قدرت حاصل نہیں ہوتی ہے لہذا قدرت کے بغیر کافر کو ایمان کا مکلف بنانا اور نمازی کو قدرت کے بغیر نماز کا مکلف بنانا تکلیف مالایطاق ہے اور تکلیف العاجز ہے جو کہ باطل ہے ؟

سوال:(۲۴)۔استطاعت کو آلات واسباب کی سلامتی کے معنی میں لینے کے لیے شریعت میں اس کی کوئی اصل ہے ؟

سوال:(۲۵)۔استطاعت کی تفسیر سلامتی آلات واسباب سے اس لیے ٹھیک نہیں کہ استطاعت مکلف کی صفت ہے جیسے کہا جاتا ہے اَلمُکَلَّفُ المُسْتَطِیْعُ اور سلامتی آلات واسباب وہ مکلف کی صفت نہیں بلکہ اسباب وآلات کی صفت ہے ؟

سوال:(۲۶)۔آپ کا قول کہ تکلیف مالایطاق کا عدم وقوع متفق علیہ ہے درست نہیں کیوں کہ اللہ تعالی نے سیدنا آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کا علم عطا فرمایا اور ملائکہ کو اس کا علم نہیں عطا کیا اور نہ ہی ان کی قدرت وبساط میں تھا کہ وہ ان ناموں کی خبر دیتے جن کی تعلیم اللہ تعالی نے صرف سیدنا آدم علیہ السلام کو عطا فرمائی تھی لیکن ملائکہ کی عدم طاقت وقدرت کے باوجود اللہ تعالی نے ملائکہ کو انبئونی باسماء ھو لاء کہ کر انباء بالاسماء کا مکلف بنایا،پس آپ کا یہ قول" تکلیف ما لا یطاق کا عدم وقوع متفق علیہ" ہے درست نہیں

سوال:(۲۷)۔اگر تکلیف مالایطاق ممتنع ہوتا تو صحابہ کرام نے تکلیف مالایطاق سے اس قول رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِہٖ کے ذریعہ پناہ کیوں مانگی ہے ؟پس تکلیف مالایطاق کا وقوع ثابت ہوا۔